سوال

(485) بالوں کے متعلق فتویٰ

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

محمد صادق بذریعہ ای میل سوال کرتے ہیں کہ اہل حدیث مجریہ یکم مارچ شمارہ نمبر 9 میں سر کے بالوں کے متعلق آپ کا فتویٰ شائع ہوا ہے لیکن اس میں کسی کتاب کا حوالہ ندارد براہ کرم باحوالہ تفصیل سے ہماری راہنمائی فرمائی۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اہل حدیث کے صفحات کی کمی کے پش نظر بعض اوقات فتویٰ میں حوالہ دینے کا التزام نہیں کیا جاتا اب وہی فتویٰ ذرا تفصیل کے ساتھ باحوالہ ہدیہ قارئین ہے۔ سر کے بالوں کے متعلق ہماری اکثریت مغربی تہذیب سے متاثر ہے اور شرعی ہدایات سے آزاد ہو کر انہیں بطور فیشن رکھنے کی شوقین ہے اکثر دیکھا جاتا ہے کہ سر کے اگلے حصے کے بال بڑھے ہو تے ہیں اور ان میں ٹیڑھی مانگ نکالی ہوتی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بالوں کے متعلق مندرجہ ذیل ہدایات دی ہیں (1) سر کے تمام بال رکھے جائیں یا سب مو نڈھ دیئے جائیں حدیث میں ہے سر کے بال سب رکھے جائیں یا سب مونڈھے جائیں۔ (صحیح مسلم کتاب اللباس)

حضرت امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث پر بایں الفاظ عنوان قائم کیا ہے سر کے بالوں کے مونڈھنے کی اجازت کا بیان حضرت جعفر طیارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جب شہا دت ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے گھر تعزیت کے لیےگئے ان کے بچوں کو دیکھا کہ ان کے سر کے بال حد سے بڑھے ہوئے تھے آپ نے حجام کو بلا کر تمام بچوں کے بال منڈوا دیئے۔ (مسند امام احمد: 1/204)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ چونکہ کثرت غسل کے عادی تھے اس لیے وہ عام طور پر اپنے سر کے بالوں کو صاف کرا دیا کرتے تھے۔ (نسائی ابوداود۔ ترمذی)

ان روایات کا حاصل یہ ہے کہ سر کے بال مونڈھے جا سکتے ہیں اور شریعت نے ایسا کرنے کی اجازت دی ہے البتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول یہ تھا کہ آپ نے بال رکھے ہوئے تھے اوران کی مقدار کے متعلق حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ آپ کے بال نصف کانوں تک تھے۔ (ابوداؤد کتاب الترجل)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان اس سے ذرا مختلف ہے فرماتی ہیں: "کہ آپ کے بال جمہ سے اوپر اور فرہ سے نیچے ہوتے تھے۔ (مسند امام احمد: 6/118)

جمہ وہ بال ہیں جو کندھوں تک پہنچ جائیں اور فرہ وہ بال ہیں جو کانوں تک رہیں۔ مختلف حالات مین آپ کے بالوں کی مقدار مختلف ہوتی تھی جب انہیں کاٹ لیتے تو ان کی مقدار

نصف کانوں تک ہوتی اور جب کاٹنے میں دیر ہوجاتی توکبھی کانوں اور گردن کے درمیان تک رہتے (صحیح مسلم)اور کبھی کانوں اور کندھوں کے درمیان پہنچ جاتے ۔(سنن ابن ماجہ)اور بعض اوقات کندھوں تک بھی پہنچ جاتے ۔(بخاری کتاب اللباس)

سفر کی حالت میں اگر بال کاٹنے کا موقع نہ ملتا تو بعض اوقات آپ بال گیسوؤں کی شکل اختیار کرجاتے تھے جیسا کہ فتح مکہ کے وقت جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ام ھانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر رونق افروز ہوئے تو آپ کے چار گیسو تھے ۔(سنن ابی داوَد) جوحضرات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس عملی سنت کو پسند کرتے ہیں انہیں چاہیے کہ "ابو جنڈل "بننے کے بجائے درج ذیل ہدایات کو پیش نظر رکھیں ۔

(2)رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ جس کے بال ہوں وہ ان کا اکرام واحترام کرے ۔(ابوداؤد :کتاب الترجل)

بالوں کے اکرام میں چند چیزیں شامل ہیں جن کی تفصیل یہ ہے ۔(1)انہیں حد سے تجاوز نہ کرنے دے جیسا کہ حضرت خریم اسدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ خریم اسدی اچھا آدمی ہے اگر اس کے بال حد سے بڑھے ہوئے نہ ہوں اور اس کی چار ٹخنوں سے نیچی نہ ہو ۔(مسند امام احمد :4/180)

(2)اپنے بالوں کو سنوار کر رکھے سوارنے میں تین چیزیں شامل ہیں ۔

1۔تیل لگانا 2۔کنگھی کرنا 3۔درمیان سے مانگ نکالنا

3۔اپنے سر کو کسی کپڑے یا ٹوپی سے ڈھانک کر رکھے ۔کیونکہ ننگے سر گھومتے پھرنا کوئی شریفانہ عادت نہیں ہے ۔بلکہ علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے ننگے سر گھومنے پھرنے کو فرنگی عادت اور مغربی تہذیب قرار دیا جسے آج مسلمانوں بالخصوص نوجوانوں نے اپنا لیا ہے ۔(تمام المنۃ :164)

یہ آخری ہدایت اگرچہ مال رکھنے یا نہ رکھنے دونوں حالتوں کو شامل ہے ۔البتہ اگر بال رکھے ہوں تو بایں حالت ننگے سر گھومتے پھرنا بہت برا لگتا ہے ۔پھر ایسا کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معمولات مبارکہ کے بھی خلاف ہے ۔اس لئے ضروری ہے کہ جن حضرات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس عملی سنت سے پیار ہے ۔وہ اس سے متعلقہ دوسری ہدایات کو بھی پیش نظر رکھ کریں ۔(واللہ اعلم بالصواب)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:486